تصریحات

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اسمبلی ختم ہوگئی

حقیقت کا اعتراف کیجئے

بچوں کو اپنے کھلونے سے پیار ہوتا ہے یہ ٹوٹ جائے تو وہ اس کے ٹکڑے لیے لیے پھرتے ہیں لیکن پاکستان کی دستورساز اسمبلی کوئی کھلونا نہیں کہ اس کے ٹکڑے کسی کے دل بہلانے کے کام آئیں یاروتوں کو چپ کرانے کے لیے استعمال ہوں، دستورساز ادارہ ضدی بچوں کا کھلونا نہیں تھا۔ یہ ایک سنجیدہ عناصر کے ہاتھوں میں پڑکر ٹوٹ پھوٹ گئی اور جو چیز ٹوٹ پھوٹ جائے اس کے ناکارہ ہونے کا اعتراف کرنا چاہیے، اس کا بدل تلاش کرنا چاہیے، یہی حقیقت پسندی ہے۔ جہاں تک عوام کا تعلق ہے انہوں نے کبھی یہ خواہش ظاہر نہیں کی تھی کہ ایک صحیح وسالم اسمبلی کی جگہ ایسا شکستہ ادارہ ان کی تقدیر کا مالک بن جائے جس کے سارے بخیے ادھڑ چکے ہوں، یہ مرمت شدہ اسمبلی ہم نے مانگی کب تھی؟ کیا ہماری آنکھیں اور دنیا کی آنکھیں اتنی کمزور ہیں کہ وہ ان پردوں کو نہیں دیکھ سکیں جو اس اسمبلی کے شگافوں پر لٹکائے جارہے ہیں۔ ان پردوں سے یہ شگاف چھپانے کی سعی لاحاصل اب بند ہونی چاہیے کہ یہ سب کوششیں جو ہو رہی ہیں ان سے نہ اپنے مطمئن ہوں گے اور نہ پرائے۔

پاکستان کی بیشتر سیاسی جماعتیں اب اس بات پر متفق ہیں کہ جو اسمبلی منتخب کی گئی تھی وہ اب آئینی اور قانونی لحاظ سے اپنا وجود نہیں رکھتی صرف پیپلز پارٹی اور شاید ایک آدھ سیاسی جماعت ایسی رہ گئی ہے جو اسمبلی کو قائم رکھنے پر مصر ہے ورنہ ملک کے ماہرین آئین اور قانون سے لے کر ایک عام آدمی تک سب کے نزدیک یہ ایک طے شدہ حقیقت ہے کہ اس اسمبلی کی کوئی حیثیت نہیں اور اگر اسے زبردستی کوئی حیثیت دی گئی تو یہ اسمبلی نہیں ہوگی اسمبلی کا ڈھونگ رچانا ہوگا اور ہمیں جمہوریت

چاہیے۔ جمہوریت کا سوانگ نہیں چاہیے اور حقیقتاً جمہوریت قائم کرنے کا راستہ صرف وہی ہے جس کی مولانا مودودی، نواب زادہ نصر اللہ اور اب خان عبد القیوم نے نشان دہی کی ہے۔ یعنی نئے آئین کے تحت مناسب وقت پر نئے انتخابات کرائے جائیں۔

جب آپ نے پرانے انتخابات کے پیدا شدہ نتائج اور اس کی اکثریتی پارٹی کو قبول کرنے سے انکار کیا اور یہ انکار اس حد تک بڑھا کہ مسلح افواج کی طاقت استعمال کرنا پڑ گئی تو اب آپکے سامنے دو ہی راستے ہیں۔ پہلا راستہ یہ کہ سرے سے جمہوریت کا انکار کر دیا جائے کہ جمہوریت ہمارے لیے قابلِ قبول نہیں۔ دوسرا راستہ یہ ہے کہ آپ نئے انتخابات کی تیاریاں کریں اور جو کچھ آپ نے کیا ہے اس کی توثیق عوام سے حاصل کریں۔ اگر آپ یہ توثیق عوام سے حاصل کرنے کی ہمت نہیں رکھتے تو جمہوریت کا نام لینے کا آپ کو کیا حق ہے؟ اس سلسلے میں وہ توثیق جو آپ لوگوں کو چور دروازوں سے اسمبلی میں گھسا کر اور ایک مصنوعی یا جعلی اسمبلی کے ذریعے حاصل کریں گے اسے نہ عالمی رائے عامہ مانے گی نہ ملکی رائے عامہ، اس لیے جمہوریت کی جانب چلنے کی پہلی شرط نئے انتخابات ہیں ان نئے انتخابات سے ہی جمہوریت کی وہ نئی روح اور نیا ڈھانچہ نمودار ہوگا جس کو دنیا بھی حقیقی جمہوریت تسلیم کرے گی اور خود ہم بھی یہ احساس کر سکیں گے کہ ہم نے فی الواقعی جمہوریت حاصل کی ہے۔ اس کی کوئی مسخ شدہ شکل ہمارے پلے نہیں باندھی گئی ہے ورنہ یہ موجودہ اسمبلی تو جب تک باقی رہے گی، صرف یہ یاد دلاتی رہے گی کہ ہم وہ لوگ ہیں جو بڑے کرّ و فر اور بڑے دعووں سے جمہوریت کی راہ پر چلے تھے لیکن منہ کے بل اوندھے گر پڑے۔ یہ اسمبلی جمہوریت کا نہیں جمہوریت کی شکست کا نشان ہے اور اس داغ شکست اور داغِ ذلت کو جس قدر جلد دھو دیا جائے اچھا ہے۔

واقعہ یہ ہے کہ جس اسپ جمہوریت پر ہم سوار تھے اسے ہم نے احمقوں کی طرح سرپٹ دوڑایا اور وہ بھی اس حالت میں کہ نہ اس کی باگیں ہمارے قابو میں تھیں اور نہ ہم فنِ شہ سواری کے رموز سے آشنا تھے اور اب یہ شریر گھوڑا ہمیں میدان میں زخمی اور سسکتا چھوڑ کر خود بھی ایک کھائی میں مردہ پڑا ہے۔ اب اس مردار گھوڑے کی نعش کا بوجھ اٹھا کر دنیا سے اپنی شہ سواری تسلیم کرانے کی فکر چھوڑیئے پہلے اپنی مرہم پٹی کیجئے اور پھر اپنی کوششوں کا نئے سرے سے اور احتیاط سے آغاز